بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات (سوالات موخر کر دیئے گئے)	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲
۴۔	قراردادیں	۳
	(i) قرارداد نمبر ۳۵ منجانب ارجن داس بگٹی	
	(ii) قرارداد (مشترکہ) نمبر ۴۶۔ مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے پیش کی	
	(iii) قرارداد نمبر ۵۳ منجانب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

موخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

بروز شنبہ

زیر صدارت ڈپٹی اسپیکر میر عبدالجید بزنجو

قبل مقام گیارہ بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تعلیمات قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ؕ وَرِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ○ وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ○

ترجمہ : اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو۔ دنیوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کے لئے دی ہے' اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی تقوئی ہی کے لئے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** تلاوت قرآن پاک کے بعد وقفہ سوالات ہے۔
پہلا سوال ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے۔
(نوٹ معزز رکن ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کی غیر موجودگی میں معزز رکن عبدالقہار خان صاحب نے ان کے سوال کا نمبر ۲۳۶ پکارا)

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی** (وزیر قانون و پارلیمانی امور)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ وزیر موصوف یہاں موجود نہیں ہیں اور صرف دو سوالوں کے جواب محکمہ سے سیکرٹریٹ کو موصول ہوئے ہیں جبکہ چار کے جواب نہیں آسکے۔ لہذا میری درخواست ہوگی کہ ان کو موخر کردیں سولہ کی ڈیٹ کے لئے یا جو دن بھی ایوان کی طرف سے مختص کر دیا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** ہاؤس کی کیا رائے ہے؟

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** ٹھیک ہے ایوان کی رائے سے آج کے تمام سوالات ۲۱ نومبر ۱۹۹۱ء کے لئے موخر کئے جاتے ہیں۔

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** (سوالات کے بعد) سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ **مسٹر محمد حسن شاہ سیکرٹری اسمبلی۔** میر فتح علی عمرانی صاحب نے ٹیلیفون پر اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ سردار محمد چاکر خان ڈومکی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیت کی بناء پر مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۰ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء کے اسمبلی اجلاسوں میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کو مذکورہ کی رخصت دی جائے۔

○ سیکریٹری اسمبلی۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ مولانا عبدالباری' وزیر خوراک نے علالت کی وجہ سے آج ایک یوم کی رخصت مانگی ہے۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے علاقے میں مصروفیت کی بناء پر ۲۶ تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کو مذکورہ دنوں کی رخصت دی جائے۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب' وزیر صنعت ذاتی کام سے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں ان کی درخواست ہے کہ وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ مسٹر جانسن اشرف' وزیر اقلیتی امور اپنے ذاتی کام کے سبب آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ان کی درخواست ہے کہ ان کو آج کی رخصت دی جائے۔

○ جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)

بنانے کی ذمہ داری فاضل اطباء، دوا ساز اداروں اور نیشنل کونسل برائے طب کی ایک مشترکہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب میری اس قرارداد کا تعلق اس قسم کے مسلمہ امر سے ہے جو صدیوں سے انسانیت کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ ایلوپیتھی طریقہ علاج اب تک مروج نہیں ہوا آج بھی اگر آپ تاریخ کے حوالے سے بات کریں تو اس وقت سے حکیم بو علی سینا، حکیم ارسطو، حکیم افلاطون اور حکیم جالینوس جیسی برگزیدہ شخصیات انسانیت کی خدمت سرانجام دے رہی تھیں۔ جو آج تک قائم و دوائم اور زندہ و تابندہ ہے۔ جناب اسپیکر۔ طب یونانی ایک مستقل اور تسلیم شدہ طریقہ علاج ہے۔ دیسی دوا سازی کا شعبہ مسلمہ قواعد و ضوابط کا حامل ہے دیسی دوائیں طبعی مزاج کو قائم رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں دیسی مرکبات کے لئے مزاج و فعال و خواص مقدار خوراک اور مدت موثرہ کا تعین ہوتا ہے۔ وزارت صحت طب یونانی اور اس کے طریقہ علاج سے عدم واقفیت اور انٹرنیشنل ملٹی پرپزز Multipurposes کمپنیوں کی شہ پر طب یونانی کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ جس کا ثبوت طب یونانی کو ایلوپیتھک ڈرگ ایکٹ مجریہ ۱۹۷۶ء میں ضم کرنا ہے اور غیر ملکی کمپنیوں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے نیز ڈرگ انسپکٹروں کے لئے رشوت کا ایک نیا دروازہ کھولنا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہمارے معزز وزرائے کرام گپ شپ میں لگے ہوئے ہیں ہم تو یہاں اس بات کے انتظار میں تھے کہ اس دن جب ہماری حقیقت پر مبنی قرار داد جس طریقے سے سوتیلی ماں جیسے سلوک کی نظر ہوگئی میں تو یہ سمجھتا تھا کہ میری قرارداد بھی اس سلوک کا نشانہ بنے گی۔ جناب اسپیکر میری ایک گذارش ہے کہ مجھے کم از کم تھوڑا سا بولنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کچھ ہمارے وزرائے کرام کشتہ جات کے شائق بھی ہیں۔ جناب اسپیکر۔ پاکستان میں اب تک دیسی مرکبات کے تجزیہ کے لئے کوئی لیبارٹری قائم نہیں کی گئی جس کے ذریعہ دیسی مرکب اجزاء و مقدار کا تعین ہوسکے۔ دیسی طب کو ۱۹۷۶ء کے ڈرگ ایکٹ میں سمود دینے سے چالیس ہزار اطباء اور پانچ سو سے زائد چھوٹے بڑے دیسی دوا ساز ادارے اپنی موت آپ مرجائیں گے اور بیکاری میں مزید اضافہ ہوجائے گا۔

دیسی دوا سازی کے لئے طب یونانی کے مروجہ اصولوں کے مطابق ایک علیحدہ ڈرگ ایکٹ درکار ہے۔ چین، بھارت، بنگلہ دیش، کوریا اور ملایشیا جیسے پڑوسی ممالک کے اسلوب پر طب یونانی کا ڈرگ ایکٹ بنانے کی ذمہ

داری فاضل اطباء دوا ساز اداروں اور نیشنل کونسل برائے کی ایک مشترکہ کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** حفظان صحت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق اور صحیح و تازہ اجزاء پر مشتمل معیاری اور دیسی مرکبات کی تیاری ضروری ہے تاکہ پاکستان کے غریب عوام کو سستا علاج اور کم قیمت دیسی دوائیں آسانی سے دستیاب ہوں۔ نیز حکومت کو غیر ملکی دواؤں پر کثیر زرمبادلہ خرچ نہ کرنا پڑے اور قوم خود انحصاری کی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہو سکے اور ہمارا قومی تشخص بھی ابھر کر سامنے آئے اور ہم دنیا میں ایک باعزت اور خود کفیل قوم کہلانے کا حق حاصل کر سکیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ بلوچستان میں جو قدرتی دولتیں ہیں اس میں ہمارے بلوچستان میں ایک قدرتی دولت جڑی بوٹیوں کی ہے جو ہر سال لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بھی اس بے توجہی کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہیں۔ اگر اس طب یونانی کو جو اسلامی طب کے نام کا بھی اعزاز رکھتا ہے۔ ہمارے جمعیت علمائے اسلام کے ممبران میں سے ایک ممبر ایوان میں تشریف رکھتے ہیں۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلامی ملت کے ناطے ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم طب اسلامی کی سرپرستی دیں اور طب اسلامی کو مروجہ کریں۔ شکریہ۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** ارجن داس بگٹی نے اپنی قرارداد پر تقریر کی ان کے بعد اگر کوئی اور ممبر اس بارے میں تقریر کرنا چاہیں؟

○ **ملک سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔** جناب اسپیکر۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران کسی شک میں مبتلا ہیں۔ ان کو اس علاج کے ۔۔۔۔۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** پوائنٹ آف آرڈر

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ میں اس بات کا منہ بولتا ثبوت موجود ہوں کہ میں عرصہ دراز سے خان سرور خان صاحب کے کشتے مہیا کر رہا ہوں۔ ضرورت تو خان صاحب کو ہے۔ وہ کیا بات کرتا ہے۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ حفظان صحت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق اور صحیح و تازہ اجزاء پر مشتمل معیاری دیسی مرکبات کی تیاری ضروری ہے تاکہ پاکستان کے غریب عوام کو سستا علاج اور کم قیمت پر دیسی دوائیں آسانی سے دستیاب ہوں۔ نیز حکومت کو غیر ملکی دواؤں پر کثیر زرمبادلہ خرچ نہ کرنا پڑے اور قوم خود انحصاری کی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہو سکے اور ہمارا قومی تشخص بھی ابھر کر سامنے آئے۔ دنیا میں ہم ایک خود کفیل قوم کہلانے کا حق حاصل کر سکیں۔
اس ضمن میں دیسی دوا سازی کے لئے یونانی کے مروجہ اصولوں کے مطابق ایک علیحدہ ڈرگ ایکٹ درکار ہے۔ لہٰذا ہمسایہ ممالک چین' بھارت' بنگلہ دیش اور ملائیشیا جیسے ملکوں کے اسلوب پر طب یونانی کا ڈرگ ایکٹ بنانے کی ذمہ داری فاضل اطباء' دوا ساز اداروں اور نیشنل کونسل برائے طب کی ایک مشترکہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۳۵ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ حفظان صحت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق اور صحیح و تازہ اجزاء پر مشتمل معیاری دیسی مرکبات کی تیاری ضروری ہے تاکہ پاکستان کے غریب عوام کو سستا علاج اور کم قیمت پر دیسی دوائیں آسانی سے دستیاب ہوں۔ نیز حکومت کو غیر ملکی دواؤں پر کثیر زرمبادلہ خرچ نہ کرنا پڑے اور قوم خود انحصاری کی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہو سکے اور ہمارا

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** ارجن داس صاحب آپ بیٹھیں۔ کوئی اور ممبر اس بارے میں بولنا چاہے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ کیا یہ قرارداد نمبر ۳۵ منظور کی جائے۔(قرارداد منظور کی گئی)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی اور سندھ حکومت سے رجوع کرے کہ سندھ میں دو صحافیوں مسٹر کامران خان اور محترمہ نفیسہ ہوربائی پر حملے اور ہفت تکبیر کے ایڈیٹر جناب صلاح الدین کے گھر کو نذر آتش کرنے کے ملزموں کو فوری طور پر گرفتار کرکے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجلاس صحافیوں اور اخبارات کے دفاتر پر حملوں کو مذمت کرتا ہے اور اسے آزادی صحافت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ سمجھتا ہوں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۴۱ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی اور سندھ حکومت سے رجوع کرے کہ سندھ میں دو صحافیوں مسٹر کامران خان اور محترمہ نفیسہ ہوربائی پر حملے اور ہفت روزہ تکبیر کے ایڈیٹر جناب صلاح الدین کے گھر کو نذر آتش کرنے کے ملزموں کو فوری طور پر گرفتار کرکے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجلاس صحافیوں اور اخبارات کے دفاتر پر حملوں کی مذمت کرتا ہے اور اسے آزادی صحافت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ سمجھتا ہوں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** قرار داد نمبر ۳۸ اور ۴۲ کے محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ قرارداد پیش نہیں کی جاسکتی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے میرے ٹیلیفون پر آپ کے لئے گذارش بھیجی ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی طرف سے یہ قرارداد میں ایوان میں پیش کروں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** محرک کی عدم موجودگی کی وجہ سے آپ کو اجازت نہیں دی جاسکتی انہوں نے تحریری طور پر درخواست نہیں کی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ اصول اور قواعد کے تحت آپ Competent کمپیٹینٹ

ہیں۔

اگر آپ اجازت دیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اجازت نہیں دی جاتی۔ یہ قرارداد نمبر ۴۶ منجانب سردار محمد طاہر خان لونی۔ مسٹر ارجن داس بگٹی مسٹر کچکول علی۔ مسٹر عبدالحمید خان' مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب قرارداد پیش کریں گے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اس قرارداد کے بارے میں ممبر بولنا چاہتے ہیں؟

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں تعلیم یافتہ اور باشعور انسان کو اس بات کا اچھی طرح علم ہے اور واقفیت ہے کہ دنیا کی تاریخ میں صحافت اور اخبارات کا ایک اہم رول رہا ہے۔ انہوں نے ہر وقت سوسائٹی میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں ان کی نشاندہی کی ہے اور سوسائٹی کے لئے یہ ایک صحت مند اور جاندار رول رہا ہے۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ پیغمبر جیسا رول رہا ہے۔ اگر ہم یورپ کی طرف دیکھیں تو لوتھر نے جب چرچ کے خلاف قلم اٹھایا۔ اس نے چرچ کے ظلم و جبر پر سارے لوگوں کو آگاہ کیا کہ چرچ عام مخلوق پر کیا کیا ظلم کر رہا تھا۔ یہ سچ ہے کہ انہوں نے اسے جلا دیا لیکن ہم کہتے ہیں کہ ان کی برکت سے تاحال جتنے قلمکار ہوئے ہیں یا ان لوگوں نے قلم کے ذریعے سوسائٹی کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور جن ظلموں کے لئے اپنا قلم اٹھایا ہے انہیں ہمیں یہ داد دینی چاہئے اور یہ جو ہمارے ملک میں یہ جو صحافت ہو رہی ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ پیریڈ تشدد کا پیریڈ ہے لیکن ہمارے صحافی حضرات نے جتنی خدمت کی ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ کچھ پارٹیاں یا طبقے جن کی کمزوریوں کو وہ اپنے قلم کے ذریعے لوگوں کے سامنے لاتے ہیں تو ان کے خلاف تشدد اور اس جیسی اور کارروائیاں ہوتی ہیں سندھ حکومت بشمول ایم کیو ایم دونوں اس سلسلہ میں ملوث تھے اور اس بارے میں سندھ گورنمنٹ بالکل خاموش ہو چکی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری یہ اسمبلی یہ سفارش کرے کہ جو چیز انہوں نے صحافی حضرات سے کی ہے ان کے گھروں پر حملہ کیا اس کی مذمت کریں تاکہ صحافت اچھی طرح پھلے پھولے۔ مہربانی۔ شکریہ۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** مسٹر ارجن داس بگٹی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں اس قرارداد کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ یہ بات تو واضح ہے کہ ملک میں امن و امان کا فقدان' قتل' ڈکیتی اور اغوا کی بڑھتی ہوئی واردات ہر طرف دہشت گردی

و تخریب کاری کا زور اور اس پر طرہ یہ کہ تحریر و تقریر پر پابندی یہ حالت یقیناً جمہوریت کی نفی کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ اگرچہ تحریر و تقریر پر کوئی قدغن نہیں ہے مگر پھر بھی صحافی برادری کا یہ رونا ہے کہ۔

ع بات لکھنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی

اس سرزمین میں یہ حال ہوگیا ہے کہ کوئی خبریا تجزیہ یا دیگر تحری و تقریری کسی برگزیدہ ہستی یا گروہ کو ذرا بھی ناگوار گذرتی ہے تو اس کے حمایتی قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور پھر متعلقہ صحافی کی اس کے دفتر کی اور گھر کی کسی کی خیر نہیں ہوتی گذشتہ دنوں کراچی اور لاہور میں متعدد صحافیوں پر حملے ہوئے ہیں چند اخبارات کے دفاتر میں توڑ پھوڑ کی گئی ہے کوئی حملہ آور گرفتار نہیں ہوسکا اور نہ ایسے سانحات کا تدارک ہوا ہے۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل** وزیر تعلیم۔ جناب معزز رکن لکھی ہوئی تقریر پڑھ رہے ہیں یہ اسمبلی قواعد اور اصول کے خلاف ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا جناب میری یہ لکھی ہوئی تقریر اچھی نہیں لگتی ہے کیوں آپ صحافی کے اس جائز مطالبہ کا ساتھ نہیں دیتے ہیں اور پھر آپ صحافیوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے تصویر اور کوریج بھی پہلے صفحہ پر آئے۔ جناب والا۔ اس قسم کے ماحول میں حق بات کہنا کیونکر ممکن ہوسکتا ہے صحافت کے پیشے کو بجا طور پر حکومت کا چوتھا ستون کہا گیا ہے پہلا ستون حکومت ہوتی ہے دیانتدار صحافی مشتعل حکومت کا احتساب کرتے ہیں اور یوں اسے براہ راست پر رکھتے ہیں اور اس کے لئے نہایت مفید کردار ادا کرتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ معاشرہ میں پائی جانے والی برائیوں کی نشاندہی کرتے ہیں یہ ان کا فریضہ ہے۔

یہ داغ داغ اجالا یہ شب گزیدہ سحر
وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

میں واضح کرنا چاہتا ہوں جب صحافی دیانتداری سے کام کریں اور اپنی من مانی نہ کریں تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے چاہے صحافی سندھ کا ہو پنجاب کا ہو ہمارا بھائی ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب من مانی کا دور گذر چکا ہے۔ اب عوامی دور آچکا ہے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** جعفر صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب مندوخیل صاحب کو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ کسی کی بات کر رہے

ہیں ان کو یہ بھول گیا ہے صرف گذشتہ آٹھ مہینے کی بات ہے کہ جناب ہم کو دعائیں دو کہ دلبر بنا دیا۔ جناب میں یہ بات کروں گا کہ جمہوریت کے دعویداری بات تو آزادی صحافت کی کرتے ہیں لیکن اصل میں وہ اپنی تمام تر کارروائیوں کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ یہ ایوان مقدس ایوان ہے اور صحافت ایک اعلیٰ اور ارفع پیشہ ہے جس میں جمہوری ملک میں جمہوریت کے تقاضے پورا کرنا چاہتے ہیں اور ملک کی صحافت کو نظر احترام سے دیکھنا ہم سب کا فرض ہے صحافت جو عوام کی مترجم ہے آپ کی مترجم ہے ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ جہاں بھی صحافت کی بات آئے ہمیں مل جل کر ساتھ دینا چاہئے کیونکہ وہ شب و روز اس ملک کی خدمت کرتے ہیں اس ملک کی سیوا کرتے ہیں اور آپ سب کی ترجمانی کر رہے ہیں اس حوالے سے میں گذارش کروں گا کہ پچھلے دنوں صدر غلام اسحاق خان کی طرف سے بھی یہ کہا گیا کہ اگر صحافیوں پر اس قسم کی کوئی بات آئے گی تو حکومت اس کا بھرپور جائزہ لے گی اور ایکشن لے گی میں ان کی بات کا احترام کرتے ہوئے اپنی بات کہتا ہوں اور بلوچستان کے مقدس ایوان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ صحافیوں کا احترام کریں۔ جناب اسپیکر۔ جب صحافیوں کی اہم بات ہورہی ہے تو وزراء آپس میں گپ شپ میں لگے ہوئے ہیں گپ شپ کے لئے ان کے پاس گھر میں لنچ اور ڈنر پارٹیاں ہیں ان کے دفاتر ہیں اور جو ان کے دفاتر ہیں لنچ پارٹی بن چکے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ میں یہاں پر کہوں گا کہ ہمیں صحافی برادری کا احترام کرنا چاہئے میں زیادہ طوالت میں نہیں جاؤں گا میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ قرارداد نہایت حقیقت پر مبنی ہے اس کی سفارش حکومت سندھ کو مرکزی حکومت کے ذریعے پہنچائی جائے تا کہ ہمارے صحافی بھائیوں کو تسلی ہوجائے کہ جو کچھ بھی ہم بیان کریں گے یا حکومت کے بارے میں پوائنٹ آؤٹ کریں گے تو ہم پر اس قسم کی ناروا بات آئندہ نہیں ہوگی۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** کوئی اور صاحب؟

○ **ملک سرور خان کاکڑ** وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ارجن داس صاحب کی اس قرارداد پر بات کرسکتا ہوں کہ مجھے آج خوشی ہے کہ یہ قرارداد ہمارے پی این ایم، جمہوری وطن پارٹی اور پشتونخواہ نے پیش کی ہے یہ بڑی خوشی کی بات ہے جہاں تک صحافت کی آزادی کا تعلق ہے اور صحافیوں پر تشدد اگرچہ میں اس بات کے خلاف ہوں اور حامی نہیں ہوں میں یہ بھی کہوں گا کہ اخبارات کا گلا گھونٹا جائے اور صحافت کی آزادی پر کوئی قدغن لگائی جائے میں یہ چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی پالیسی ہے یہاں آج تک کسی اخبار کی بات ہے مجھے جو معلوم ہے جتنے اخبارات پر حملے ہورہے ہیں مختلف

پارٹیوں کی طرف سے ہو رہے ہیں اگر کوئی اخبار یا ایڈیٹر بات کرتا ہے تو ہمارے ملک کے سیاستدانوں میں ہماری سیاسی پارٹیوں میں اتنا حوصلہ اور برداشت نہیں کہ وہ اس کو برداشت کر سکیں جہاں تک حکومت کی بات ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں نہ اس صوبائی حکومت نے اور نہ مرکزی حکومت نے کسی بھی اخبار پر پابندی لگائی ہے آج تک کسی اخبار پر تشدد اور سنسر نہیں کیا گیا ہے اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا ہماری حکومت آزادی صحافت پر یقین رکھتی ہے اور سمجھتی ہے کہ یہ جمہوری عمل کا حصہ ہے جہاں تک پیش کی گئی اس قرارداد کا تعلق ہے سب کو پتہ ہے کیوں پیش کی گئی اس قرارداد کو پیش کرنے والے صاحبان کوئٹہ شہر کے جتنے اخبارات ہیں ان پر بھی اپنا تشدد نہ کریں اور ان کو یہ موقع دیں عوام کی وہ بات کریں ان کی دھمکیوں سے ان کی خبریں چھاپتے ہیں وہ ان کو بھی آزادی دیں حزب اختلاف ان کو بھی چھوڑ دیں زیادہ بہتر ہوگا۔ اس ملک میں صحافت کو زیادہ آزادی ملے گی جو وہ بات کرتے ہیں سیاسی فائدہ اٹھانے کے لئے کرتے ہیں لیکن وہ اس پر عمل نہیں کرتے ہیں چاہئے جو بات خود کرتے ہیں دوسروں کے لئے بھی کریں اس معزز ایوان میں اخبار والے گواہ ہیں کہ متعدد پارٹیاں اپنی خبریں چھاپنے کے لئے کیا کیا دھمکیاں دیتی ہیں۔ پریشر ڈالی جاتی ہے۔ میری عرض ہے۔ اپیل ہے کہ جو لوگ اس قرارداد کو پیش کر رہے ہیں وہ عمل کو بھی ٹھیک کریں اور اپنا رویہ اخبارات کے ساتھ ٹھیک کر لیں خاص طور پر تشدد اور دھمکیوں سے اپنی خبریں چھپوانا ٹھیک نہیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** میں نے آپ کو موقع دیا ہے مسٹر ارجن داس یہ سوال جواب کا وقفہ نہیں ہے آپ بیٹھ جائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ ملک سرور خان کاکڑ بات کر رہے ہیں میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں کہ صحافی مافی الضمیر کو سامنے لاتے ہیں آپ حق اور سچ بولیں تو وہ چھاپیں ہے۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور صحافی برادری پر کوئی تشدد ہو چاہے ارجن داس بگٹی کی طرف سے ہو چاہے کسی اور سیاسی گروہ کی طرف سے ہو یا کسی اور گروہ کی طرف سے ہو ہم سب کی حمایت میں چاہتے ہیں کہ اخبارات آزاد ہوں اخبارات کے صحافیوں پر کوئی تشدد نہ ہو۔ اخبارات اپنی آزادی سے خبریں دیں اور تسلی سے اپنی ملک کی اور

اپنے اس ایوان کی رہنمائی کر سکیں۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اور کوئی صاحب بولنا چاہے گا؟ سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔(قرارداد منظور کی گئی)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۵۳ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب پیش کریں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی محکموں میں ملازمتوں پر مسلسل پابندی اور صوبہ کے مختص کوٹہ جس پر قیام پاکستان سے لے کر آج تک درست طور پر عمل درآمد نہیں ہورہا ہے جس کی وجہ سے صوبہ میں بے روزگاری روز بروز بڑھتی جارہی ہے جبکہ صوبہ پہلے سے ہی پسماندہ ہے اور نوجوان معاشی بدحالی میں مبتلا ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عمروں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے جس سے صوبہ کی تعمیر اور ترقی پر برا اثر پڑے گا نیز وفاقی محکموں میں صوبہ کا موجودہ مختص کوٹہ ۵٫۱۴٪ ہے بدقسمتی سے ابھی تک کئی وفاقی محکموں میں اس کا نوٹیفکیشن نہیں پہنچا ہے اور سابقہ کوٹہ ۳٫۵٪ بدستور قائم ہیں جس پر بھی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن سمیت بعض وفاقی محکمے جس میں واپڈا، ریلوے، پی آئی اے، ٹی وی، ریڈیو، سوئی گیس اور قدرتی وسائل کے محکمے شامل ہیں ہمیشہ سے صوبائی کوٹہ کو نظرانداز کرتے آرہے ہیں جس کا اندازہ ان محکموں میں کام کرنے والے بلوچستان کے لوگوں کی تناسب سے لگایا جاسکتا ہے لہٰذا وفاقی محکموں میں صوبہ کی ملازمتوں کے مختص کوٹہ پر درست طور پر عملدرآمد کیا جائے۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۵۳ جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ:۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی محکموں میں ملازمتوں پر مسلسل پابندی اور صوبہ کے مختص کوٹہ جس پر قیام پاکستان سے لے کر آج تک درست طور پر عملدرآمد نہیں ہورہا ہے جس کی وجہ سے صوبہ میں بیروزگاری روز بروز بڑھتی جارہی ہے جبکہ صوبہ پہلے ہی پسماندہ ہے اور نوجوان معاشی بدحالی میں مبتلا ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی عمروں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جس سے صوبہ کی تعمیر اور ترقی پر برا اثر پڑے گا نیز وفاقی محکموں میں صوبہ کا موجودہ مختص کوٹہ ۵٫۱۴٪ ہے بدقسمتی سے ابھی تک کئی وفاقی محکموں میں اس کا نوٹیفکیشن نہیں پہنچا ہے اور سابقہ کوٹہ ۳٫۵٪ بدستور قائم ہیں

جس پر بھی عملدر آمد نہیں ہورہا ہے فیڈرل پبلک سروس کمیشن سمیت بعض وفاقی محکمے جس میں واپڈا' ریلوے' پی آئی اے' ٹی وی' ریڈیو' سوئی گیس اور قدرتی وسائل کے محکمے شامل ہیں ہمیشہ سے صوبائی کوٹہ کو نظرانداز کرتے آرہے ہیں جس کا اندازہ ان محکموں میں کام کرنے والے بلوچستان کے لوگوں کی تناسب سے لگایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا وفاقی محکموں میں صوبہ کی ملازمتوں کے مختص کوٹہ پر درست طور پر عملدر آمد کیا جائے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک۔** جناب اسپیکر۔ بلوچستان سماجی طور پر شدید پسماندگی کا شکار ہے اور اس پسماندگی کی بنیادی وجہ یہاں کے حکمرانوں کی غلط سیاسی اور اقتصادی پالیسی رہی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف اس کی اثرات بلوچستان کے غریب عوام پر پڑے ہیں بلکہ اس کے اثرات سندھ' پختونخواہ اور پنجاب کے مظلوم عوام پر بھی پڑے ہیں۔ بلوچستان جو اس نابرابری کے خلاف برسوں سے جدوجہد کرتا چلا آرہا ہے اور اس جدوجہد میں یہاں کے مظلوم عوام' یہاں کے وطن دوست اور قوم دوست شامل رہے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس جدوجہد میں ہم نے بہت سی ایسی چیزیں کامیابی سے پائی ہیں اور بہت سی ایسی چیزوں کے لئے یہاں کے عوام کو مزید مل جل کر جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں بلوچستان میں بیروزگاری سرفہرست ہے کیونکہ یہاں کا عام آدمی بڑی محنتوں کے بعد اپنے بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد دربدر کی ٹھوکریں کھاتے چلے آرہے ہیں یہاں کے انجینئروں سے لے کر یہاں کے عام گریجویٹس تک تین تین چار چار سال سے بیروزگار ہیں اور ان کے خاندان کی جو توقعات اس سے وابستہ ہیں یقیناً وہ الجھنوں کا شکار بن جاتے ہیں جناب اسپیکر۔ میں اس ایوان کے توسط سے وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ بلوچستان کا جو کوٹہ آئینی طور پر مخصوص کیا گیا ہے اس کو عملی طور پر Implement کریں اور جو ہمارے بقایا جات رہتے ہیں کیونکہ اس وقت فیڈریشنز کی چالیس منسٹریز اور ۳۷ کارپوریشنز میں بلوچستان کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے اس سلسلے میں ہم نے مختلف حکومتوں نے کوششیں کی ہیں لیکن فیڈریشنز ابھی تک اس آئینی مسئلہ کو سلجھانے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ ہم فیڈریشن پر زور دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مختصر کوٹوں کے حوالے سے مختلف کارپوریشنز اور محکموں کے حوالے سے مختلف اداروں میں ہماری نمائندگی دیدیں اس کے ساتھ طے ہوجائے میں حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ بجٹ میں جن چیزوں کو Indicate کیا گیا تھا کہ کم از کم ساڑھے چار ہزار پوسٹیں بلوچستان میں Create کی گئی ہیں لیکن عملاً ابھی تک وہ منصوبہ بندی نہیں ہورہی ہے ہمارے پاس جو Create Jobs ہوئے ہیں وہ بھی یہاں کے بیروزگار نوجوانوں کو Accommodate کرنے کے لئے خاص طور پر جو

Non Techinicals ہیں ان کو Accommodate کرنے کے لئے کوئی پلاننگ نہیں ہے اور بلوچستان پبلک سروس کمیشن میں جو Requistions بھیجے گئے ہیں چاہے وہ میڈیکلز کے ہوں یا لیکچرارز کے یا دوسرے ان کو بڑی سستی کے ساتھ نمٹایا جارہا ہے میں حکومت بلوچستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ کم از کم جو Job Create کئے گئے ہیں پبلک سروس کمیشن کو ہدایت کی جائے اس سلسلہ میں تو اس کو Speed up کریں میں وہاں صرف ایک میڈیکل آفیسر کی آپ کو ایک مثال دیتا ہوں روزانہ وہاں صرف چار آدمیوں کا انٹرویو ہوتا ہے اور اس وقت لیکچرار کی جو تین سو پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے پاس پڑی ہوئی ہیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** یہ قرارداد وفاقی حکومت کے بارے میں ہے۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** اس کے ساتھ میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ جو یہاں کی خامیاں ہیں حکومت اس سلسلے میں بھی ضروری ہدایت دے مہربانی۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں ایک ریاست یا حکومت کی سب سے بڑی اور اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے اسٹیٹ کے شہریوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرے چاہے وہ تعلیم یافتہ ہوں یا غیر تعلیم یافتہ ہوں لیکن اسے بدقسمتی سمجھئے یا حکمرانوں کی نااہلی ابھی تک کسی حکمران نے خواہ اس کا تعلق کسی صوبے سے ہو یا مرکز سے انہوں نے آج تک اس بارے میں سوچنے کا گوارا تک نہیں کیا کہ اس معاشرے میں آج کل کی مہنگائی میں ایک غریب کا کیا حال ہوگا کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو لوگ اقتدار میں آتے ہیں ان کے ہاں سب کچھ موجود ہوتا ہے لیکن اگر اس کے برعکس دیکھا جائے دیہاتوں میں لوگ دو وقت کی روٹی کے لئے ترستے ہیں۔ جناب اسپیکر۔ ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں جتنے یونٹ ہیں ان تمام لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے جیسا کہ ہمارے فاضل دوست نے فرمایا تھا کہ آئین میں موجود ہے کہ فیڈرل کے کتنے محکمے ہیں ان میں ہر صوبے کا کوٹہ مقرر ہے اور میں اس ایوان میں کہتا ہوں کہ ہمارے صدر پاکستان اسحاق خان صاحب نے جس وقت محترمہ بے نظیر صاحبہ کی حکومت کو ختم کرکے اسمبلی توڑ دی اور یہ دلائل دیئے تھے کہ مرکزی حکومت نے صوبوں کا کوٹہ جو آئین میں متعین ہے ان پر عمل نہیں کیا گیا اور صوبوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھا لیکن ہم کہتے ہیں کہ نواز شریف صاحب کیا کر رہے ہیں وہ جب سے اقتدار میں آئے ہیں تو اس نے تو ملازمتوں پر پابندی عائد کردی ہے اور ایک طرف یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ صوبوں کو خودمختاری دی جائے گی یا دی جاچکی ہے

ہم دیکھ رہے ہیں کہ سینڈک پراجیکٹ میں کچھ آسامیاں خالی ہیں فیڈرل منسٹر ریسورس چوہدری نثار صاحب کہتے ہیں کہ جب تک میں اجازت نہ دوں پراجیکٹ کے متعلقہ آفیسران کسی کو بھرتی نہیں کرسکتے وہ تو بلوچستان والوں کو انسان سمجھتے نہیں ہم کہتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کا رویہ شروع ہی سے بلوچستان کے ساتھ مخاصمانہ ہے ہم آئی جے آئی کی حکومت سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی پروگرام تشکیل دیں ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے اس بارے میں نہ سوچا ہے اور نہ اسے اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے جناب میں آپ لوگوں کی خدمت میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ بیروزگاری دنیا کی سب سے منحوس ترین شے ہے اور ہم روزانہ دیکھ رہے ہیں کہ وہ سول سیکریٹریٹ میں تعلیم یافتہ وغیر تعلیم یافتہ نوجوان قطاروں کی شکل میں نظر آتے ہیں روزگار کی تلاش میں اور کئی مرتبہ ہم نے وزیراعلیٰ صاحب کو صوبے میں بیروزگاری کی تشویش سے آگاہ کیا ہے وہ تو اس معاملے میں بالکل خاموش ہیں ہم اس ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے سفارش کرتے ہیں کہ وفاقی اداروں میں یہاں کے مقامی افراد کو روزگار فراہم کیا جائے فیڈرل کے بہت سے ایسے محکمے ہیں جہاں بلوچستان کا کوئی لوکل آدمی نظر نہیں آتا ملٹری کے بارے میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ بلوچوں کو شجر ممنوعہ سمجھتے ہیں پہلے ملیشیاء میں یہاں کے مقامی لوگوں کو بھرتی کیا جاتا تھا (چاغی ملیشیا۔ مکران ملیشیا) جس سے ایک حد تک بے روزگاری کو کم کیا جاسکتا تھا لیکن اب اس میں بھی دوسرے صوبوں کے لوگوں کو بھرتی کیا جارہا ہے صوبے میں بیروزگاری اپنی انتہا کو پہنچی ہے وزیر صاحبان اپنی منسٹریوں سے سرشار ہیں اور وہ اس منصوبہ میں لگے ہوئے ہیں کہ اس پانچ سال کے دوران ہم نے کیا کمانا ہے اور پانچ سال کے بعد دوبارہ کس طرح آنا ہے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ جنہوں نے انہیں ووٹ دے کر اسمبلیوں میں بھیجا ہے ان بیچاروں کے روزگار کے لئے تو سوچیں موجودہ حکومت جس نے بڑے بڑے دعوے کے نعرہ لگائے کہ بلوچستان کو سرسبز کروں گا۔ اس کے برعکس ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس نے کچھ نہیں کیا اگر اس سلسلے میں ہم کہتے ہیں کہ ہماری پارٹی بی این ایم اور تنظیم بی ایس او نے ہرچند کے لوگ اسے غلط انداز سے لے رہے ہیں انہوں نے جتنے بھی جلسے جلوس کئے اس میں روزگار کا مسئلہ سرفہرست تھا ہمارے تعلیم یافتہ بے روزگاری کے عالم میں دردر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اس سلسلے میں ہم کہتے ہیں کہ صوبائی سطح پر جتنے بھی روزگار کے مواقع ہیں مقامی افراد کو جلد از جلد ان آسامیوں پر تعینات کیا جائے دوسری ہمارے تجویز ہے کہ حکومت ایک پروگرام تشکیل دے اور یہ ذمہ داری کہ وفاق کے ذمہ ہماری جتنی بھی آسامیاں ہیں صوبے کے وہ ہمیں دلوا دے اور ساتھ ہی ساتھ یہاں کے ایم پی اے صاحبان کے توسط سے چھوٹی چھوٹی ملازمتیں پر کریں۔

کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک منسٹر ہے وہ کہتا ہے کہ پشین کا آدمی بھی بھرتی کروں گا اور جیونی کا بھی۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** کچکول صاحب آپ کی قرارداد وفاق سے متعلق ہے صوبائی پوسٹوں کے متعلق دوسری قرارداد پیش کریں۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** جناب اسپیکر۔ ہماری قرارداد بے روزگاری سے متعلق ہے چاہے وہ وفاق سے یا صوبائی حکومت سے ہو صرف قرارداد کے پاس ہونے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک صوبائی حکومت اس سلسلے میں سخت اسٹینڈ نہ لے چونکہ سابقہ دور حکومت میں جو قرارداد پاس ہوئی صوبائی حکومت ان کے پیچھے سارا دن مباحثہ ہوتا سیمینار تشکیل دیئے جاتے آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو ذمہ داری نہیں سمجھتے میرے خیال میں آپ ٹریژری بنچز والوں کو رونا چاہیے۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل** (وزیر تعلیم)۔ کچکول صاحب آپ روئیے۔

○ **مسٹر کچکول علی۔** ہم تو رو رہے ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ روئیں۔

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

○ **جناب ڈپٹی اسپیکر۔** اجلاس کی کارروائی ۲۹ اکتوبر بوقت ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر ۲ بجے مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز سہ شنبہ کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا